سلسلۂ نسلِ غفران مآبؒ

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی صاحب قبلہ طاب ثراہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَ لَہُ الۡحَمۡدُ وَ الصَّلوٰۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ

چونکہ اکثر مصنفینِ کتبِ انساب اس کے طلبگار ہوتے ہیں کہ ان کو جناب غفران مآبؒ کی اولاد کے متعلق تفصیل سے بتایا جائے اور ہر ایک کے لئے الگ الگ لکھنا دشوار ہوتا ہے لہٰذا کچھ مجملات پر اکتفاء کرکے ان کی فرمائش کی تعمیل کی جایا کرتی ہے جو ان کے لئے ناکافی ثابت ہوتی ہے لہٰذا اب اس رسالہ میں جہاں تک کہ اس وقت معلومات باقی ہیں محفوظ کردیئے جاتے ہیں تاکہ بعد کے مصنفین کے لئے سرمایہ بن سکے۔ وِلِیَکُوۡنَ تَذۡکِرَۃً لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ۔

علی نقی النقوی

۲۲/ ج ۱ ۱۳۸۷ھ

(۱)

جناب غفرآن مآب آیۃ اللہ سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہٗ

جناب غفرآن مآب مولانا سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہٗ کے زوجہ اولیٰ سے جو نصیر آباد کی تھیں، پانچ صاحبزادے تھے اور دو صاحبزادیاں۔

۱۔ سلطان العلماء آیۃ اللہ سید محمد رضوان مآبؒ جو بڑے قبلہ و کعبہ کہلاتے تھے۔

۲۔ سید المفسرین آیۃ اللہ سید علی طاب ثراہ۔

۳۔ آیۃ اللہ سید حسن طاب ثراہ۔

۴۔ آیۃ اللہ سید مہدی طاب ثراہ۔

۵۔ سید العلماء آیۃ اللہ سید حسین علیین مکان جو جناب میرن صاحب قبلہ کے نام سے مشہور تھے اور چھوٹے قبلہ و کعبہ کہلاتے تھے۔

صاحبزادیوں میں ایک زکیہ بیگم اور ایک سلمیٰ بیگم دونوں عالمہ تھیں جن کا لاولد انتقال ہوا۔

زوجۂ ثانیہ سے تین صاحبزادیاں ہوئیں۔ دو لاولد فوت ہوئیں۔ تیسری لطف النساء بیگم جو علم و تقویٰ میں ممتاز تھیں جن کی قبر حسینیۂ جناب غفران مآبؒ میں نمایاں ہے اور اس پر نام کا پتھر کندہ ہے۔

جیسا کہ جناب قدوۃ العلماءؒ نے حالات خاندانی میں تحریر فرمایا ہے: ان کے صاحبزادے مولانا سید عباس صاحب تھے جن کی شادی دختر مولانا سید عبدالحسین صاحب ابن سلطان العلماءؒ کے ساتھ ہوئی ان کی ایک صاحبزادی تھیں جو مولانا نصیرالدین صاحب ابن ممتاز العلماءؒ کو منسوب ہوئی اور لاولد رہیں اور صاحبزادے جناب مولانا بڈھن صاحب مشہور حدیث خوان تھے۔

مولانا سید عباس صاحب کی ایک دوسری زوجہ سے بھی ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی مولانا سید عنایت حسین صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ یہ بھی لاولد رہیں۔

سید بڈھن صاحب کی ایک صاحبزادی تھیں جو مولانا سید زاہد حسن صاحب کو منسوب ہوئیں۔

(۲)

جناب سلطان العلماء رضوان مآبؒ

جناب سلطان العلماء کے بہت سے صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں جن میں سے حسب ذیل معلوم ہیں:

۱۔ مولانا سید محمد باقر صاحب جو شریف الملک کے لقب سے ملقب اور منصف الدولہ کے خطاب سے مشہور تھے۔[۱]

۲۔ خلاصۃ العلماء آیۃ اللہ سید مرتضیٰ ثانیٔ علم الہدیٰ۔[۲]

۳۔ آیۃ اللہ سید صادق۔

۴۔ مولانا سید عبد اللہ۔

یہ چاروں صاحبزادے زوجۂ اولیٰ سے تھے جو سید میاں صاحب نصیر آبادی کی ہمشیرہ تھیں۔

۵۔ ملک العلماء آیۃ اللہ مولانا سید بندہ حسین مغفرت مآبؒ۔

۶۔ مولانا سید غلام حسین۔

یہ دونوں بزرگوار ایک ماں کے بطن سے تھے۔

۷۔ تاج العلماء آیۃ اللہ سید علی محمد۔

آپ کی والدہ خواہر مولانا سید محمد تقی صاحب حدیث خوان تھیں۔

۸۔ ڈپٹی مولانا سید علی اکبر صاحب۔

۹۔ مولانا سید محمد علی صاحب۔

۱۰۔ مولانا سید عبد الحسین صاحب۔

ان کے علاوہ صاحبزادیاں تھیں جن کی تفصیل ان کی اولاد کے ذکر کے ساتھ صاحبزادوں کی اولاد کے تذکرہ کے بعد آئے گی۔

(۳)

جناب منصف الدولہ مولانا سید محمد باقر

جناب منصف الدولہ کے زوجۂ اولیٰ سے جو خاندان قاضی سید ہاشم علی صاحب پرشد پوری سے تھیں، ایک صاحبزادے تھے مولانا سید محمد جعفر صاحب امیدؔ جن کی شادی ہمشیرہ مولانا نواب سید مہدی حسین صاحب ماہرؔ کے ساتھ ہوئی۔ ان کے خلف الصدق جناب مولانا سید محمد کاظم عرف بندہ کاظم صاحب جاویدؔ تھے جن کا لاولد انتقال ہوا۔

دوسرے انہی زوجہ سے ایک صاحبزادی قمر النساء بیگم صاحبہ تھیں جو جناب زبدۃ العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ کو منسوب ہوئیں۔[۳] جن سے بس ایک صاحبزادی ہوئیں جو جناب فردوس مکان سید العلماء سید محمد ابراہیم صاحب قبلہ کو منسوب ہوئیں۔ ان کا اور ان کی اولاد کا تذکرہ آئندہ آئے گا۔

جناب منصف الدولہ کی دوسری صاحبزادی زوجہ ثانیہ سے تھیں جن کے صاحبزادے مولانا سید عنایت حسین صاحب تھے۔

جناب سید عنایت حسین صاحب کی پہلی شادی بنت سید عباس صاحب کے ساتھ ہوئی تھی جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ دوسری شادی جناب مفتی میر عباس صاحب اعلیٰ اللہ مقامہٗ کے صاحبزادے مولانا سید حسن صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی جن کی ایک صاحبزادی زوجۂ سید محمد شفیع صاحب نصیرآبادی ہیں جن کے بیٹے شمس الحسن صاحب کراچی میں ہیں۔

جناب منصف الدولہ کی تیسری صاحبزادی کنیز بتول بیگم صاحبہ تھیں جن کی شادی پرشدیپور میں مولانا نجف علی صاحب کے ساتھ ہوئی۔ ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

(۴)

خلاصۃ العلماء آیۃ اللہ سید مرتضیٰ

خلاصۃ العلماء سید مرتضیٰ صاحب کی زوجۂ اولیٰ سے جو بنت جناب سید حسن صاحب ابن غفران مآبؒ تھیں ان کی ایک صاحبزادی تھیں جو جناب عماد العلماء میر آغا صاحب قبلہ کے لئے نامزد ہوئی تھیں مگر نا کتخدائی کی حالت میں انتقال ہو گیا۔

زوجہ ثانیہ سے حسب ذیل صاحبزادگان ہوئے:

۱۔ مولانا سید سبط محمد صاحب مرحوم۔[۴]

۲۔ مولانا سید اصطفا عرف لڈن صاحب خورشیدؔ۔[۵]

۳۔ مولانا جناب محمد سخا عرف متّن صاحب۔

مولانا سید سبط محمد صاحب کی زوجۂ اولیٰ سے جو جناب ڈپٹی سید علی اکبر صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں حسب ذیل اولاد ہوئیں:

۱۔ مولوی سید علی جعفر صاحب جن کی ایک صاحبزادی ہیں جو منظر صاحب فرزند خطیب اعظم مولانا سید سبط حسن صاحب مرحوم کی اہلیہ ہیں۔

۲۔ مولانا سید حسن جعفر عرف منجھلے صاحب حدیث خوان۔[۶]

ان کی اولاد سیتاپور میں رہی اور اب پاکستان میں ہے۔ یہ خود کبھی سیتاپور کبھی بہرائچ اور کبھی لکھنؤ میں رہے۔ آج کل پاکستان میں ہیں۔

۳۔ سید حسین جعفر صاحب۔ بسلسلۂ ملازمت سرکاری الہ آباد میں مقیم رہے۔ ان کے پسماندگان اب پاکستان میں ہیں۔

۴۔ ایک صاحبزادی جو نواب مولوی سید نظیر حسین عرف بڑے صاحب ابن نواب سید مہدی حسین صاحب ماہرؔ کو منسوب تھیں۔ یہ موجود ہیں اور عمر کے لحاظ سے اس وقت بزرگ خاندان ہیں۔

مولانا سید سبط محمد صاحب کی دیگر ازواج سے حسب ذیل اولاد تھیں:

۱۔ مولوی حسن عسکری صاحب۔

۲۔ مولوی حسن مہدی عرف مدّو صاحب۔

۳۔ مولوی ناصر حسین صاحب۔

۴۔ مولوی منصور حسین صاحب۔

ان تمام کی اولاد سیتاپور میں رہی جس کی تفصیل معلوم نہیں۔

ان کے علاوہ چار صاحبزادیاں تھیں۔دو کی شادی سیتاپور میں ہوئی اور ایک لکھنؤ میں اپنی خالہ کے بیٹے سے منسوب ہوئیں۔ایک کا نا کتخدائی کی حالت میں اپنے والد مرحوم کے انتقال کے تیسرے دن انتقال ہوگیا۔

جناب لڈن صاحب خورشیدؔ مرحوم کے زوجۂ اولیٰ سے جو جناب میر مہدی حسین صاحب ماہرؔ مرحوم کی صاحبزادی تھیں تین صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید علی احمد عرف چھبّن صاحب۔

۲۔ مولوی اغن صاحب۔

۳۔ مولوی بنّے صاحب اخترؔ مرحوم۔[۷]

ان سب کا لاولد حالت میں انتقال ہوا۔

ایک دوسری زوجہ کے بطن سے چوتھے صاحبزادے ننھن صاحب موجود ہیں جو محلہ حسن پوریہ لکھنؤ میں رہتے ہیں۔ان کے صاحبزادگان کجّن صاحب اور ان کے بھائی اور بہنیں ہیں۔یہ بھی ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں۔

جناب سید محمد سخا صاحب کے دو۲ صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا علی رضا صاحب مرحوم جو مسجد نئے محل میں رہتے تھے ان کی اولاد موجود ہے۔

۲۔ سید مہدی رضا عرف ننھن صاحب مرحوم جنھوں نے عمر کا کافی حصہ بسلسلۂ کاروبار بمبئی میں گزارا آخر میں لکھنؤ آکر لاولد انتقال کیا۔

ان کے علاوہ کئی صاحبزادیاں تھیں جن میں سے بڑی جناب سید صاحب تاجر بید مشک [۸] کو منسوب ہوئی تھیں۔ان کے کئی صاحبزادے تھے جن میں سے اب ایک سید صادق رضا صاحب[۹] موجود ہیں۔

منجھلی بکّو صاحب مرحوم کو منسوب ہوئی تھیں اور چھوٹی جناب مولانا سید عابد علی صاحب کو۔ یہ دونوں لاولد رہیں۔

(۵)

آیۃ اللہ سید صادق

مولانا صادق صاحب کی دو صاحبزادیاں تھیں ایک کا لاولد انتقال ہوا۔دوسری صغریٰ بیگم صاحبہ تھیں جن کی شادی مولوی سید الطاف علی صاحب ولد لطف علی صاحب سے ہوئی۔ان کے ایک صاحبزادے ہوئے اور ایک صاحبزادی،

صاحبزادے مولانا سید محمد صالح صاحب تھے۔ان کے تین بیٹے تھے:

۱۔ مولانا سید محمد ناصح عرف ہدن صاحب۔

۲۔ مولوی سید محمد یعقوب عرف بکو صاحب

۳۔ مولوی سید شجاعت حسینؑ عرف شجّن صاحب۔[۱۰]

یہ سب ہی لاولد رہے۔

صاحبزادی جناب باقری بیگم صاحبہ تھیں جن کی شادی میر حسن صاحب برادر میر عطا حسین صاحب جائسی سے ہوئی۔ان کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔ ابوالقاسم عرف میاں صاحب جو خوش نویس تھے۔

۲۔ سید صادق علی عرف چھنگا صاحب حسینؔ۔

۳۔ سید مجاور حسین عرف مجن صاحب تمنا۔

اور ایک صاحبزادی تھیں جو جناب جاوید صاحب مرحوم کو منسوب ہوئی تھیں۔

سوا چھنگا صاحب کے باقی سب لاولد رہے۔ چھنگا صاحب کی کئی صاحبزادیاں موجود ہیں جن میں سے بعض صاحب اولاد ہیں۔

(۶)

مولانا سید عبداللہ

مولانا سید عبداللہ کی اہلیہ خاندان قاضی سید ہاشم علی صاحب پرشد پوری سے تھیں۔ ان کی ایک صاحبزادی جناب سکینہ بیگم صاحبہ تھیں جن کی شادی میر واجد علی صاحب پرشد پوری سے ہوئی جن کی تین صاحبزادیاں تھیں۔

۱۔ جو میر اولاد حسین صاحب پرشد پوری کو منسوب ہوئیں۔ ان کے صاحبزادے مولوی سید یوسف علی صاحب تھے جن کے فرزند سید ناصر صاحب پرشد پور میں موجود ہیں۔

۲۔ جو سید غضنفر علی صاحب عرف غفو صاحب پرشد پوری کو منسوب ہوئی تھیں یہ لاولد رہیں۔

۳۔ جناب ماجدہ بیگم صاحبہ۔ یہ بھی لاولد رہیں۔

(۷)

ملک العلماء سید بندہ حسین مغفرت مآبؒ

جناب ملک العلماء آیۃ اللہ سید بندہ حسین کے چار صاحبزادے تھے:

۱۔ جناب بحر العلوم آیۃ اللہ سید محمد حسین عرف علّن صاحب قبلہ۔

۲۔ جناب ملاذ العلماء آیۃ اللہ سید ابوالحسن عرف بچھن صاحب قبلہ۔

۳۔ جناب مولانا سید رضا حسین صاحب مرحوم جن کا لاولد انتقال ہوا۔

۴۔ مولانا سید محمد مسیح عرف نواب حسین صاحب۔ ان کا بھی لاولد انتقال ہوا۔ ان کے علاوہ صاحبزادیاں جن کا تذکرہ بعد کو آئے گا۔

جناب علّن صاحب قبلہ کے متعدد صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید ظفر مہدی عرف جفّن صاحب مرحوم جو لاولد رہے۔

۲۔ جناب رئیس العلماء مولانا سید محمد عرف آغا صاحب۔[۱۱] یہ بھی لاولد رہے۔

۳۔ ابوالمعارف مولوی سید دلدار علی عرف منے آغا صاحب راز اجتہادی۔[۱۲]

آپ کے صاحبزادے سکندر آغا صاحب پاکستان چلے گئے ہیں لاہور میں ہیں۔

۴۔ مولوی سید رضی صاحب ہدف مرحوم [۱۳] جن کے کم عمر بچے ہیں جو جوہری محلہ میں اپنی پھوپھی صاحبہ کے ساتھ رہتے ہیں۔

اسی طرح متعدد صاحبزادیاں بھی تھیں:

۱۔ جن کا انتقال کربلائے معلّی میں ہوا۔

۲۔ جو جناب مولانا سید سبط محمد ہادی عرف کلّن

صاحب کو منسوب ہوئی تھیں۔ ان کی اولاد ماشاء اللہ موجود ہے جس کا ذکر آئے گا۔

۳۔ ایک صاحبزادی نا کتخدا رہیں جو اب جناب سید رضی صاحب ہدفؔ مرحوم کی اولاد کی پرورش کر رہی ہیں۔

جناب بچھن صاحب قبلہ کے تین صاحبزادے تھے۔

۱۔ جناب مولانا سید محمد طاہر عرف ملّا صاحب مرحوم۔

ان کے صاحبزادے اشرف العلماء مولانا سید ابوالحسن عرف ابّو صاحب قبلہ محلہ پاٹانالہ، لکھنؤ میں سکونت رکھتے ہیں اور بحمد اللہ صاحب اولاد ہیں۔

۲۔ جناب مولوی سید علی اسد عرف سید صاحب مرحوم۔

ان کے صاحبزادے سید محمد اطہر صاحب کاشفؔ اجتہادی ہیں اور دو صاحبزادیاں: ایک جناب مولانا ابّو صاحب قبلہ کو منسوب ہوئیں۔[۱۴] جن کی اولاد ہے۔

اور دوسری خاندان جناب مولانا میر سید علی صاحب محدث میں سید محمد عباس صاحب مرحوم کو منسوب ہوئی تھیں جن کی اولاد بھی ہے۔

۳۔ جناب الحاج مولانا سید عابد علی صاحب۔[۱۵] ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں ان کے علاوہ متعدد صاحبزادیاں ہیں۔

ایک صاحبزادی جناب سید صادق علی صاحب پرشد پوری[۱۶] کو منسوب ہوئیں۔ جن کے صاحبزادے سید حبیب حیدر صاحب فراقؔ ماشاء اللہ موجود ہیں اور صاحبزادی جناب مولانا سید محمد عرف میرن صاحب قبلہ کو منسوب ہوئیں جن کے بطن سے جناب مولانا سید حسن صاحب سلمہٗ اور دیگر اولادیں ہیں۔

جناب ملاذ العلماء کی دوسری صاحبزادی[۱۷] جناب کہف العلماء آیۃ اللہ سید ابن حسن صاحب قبلہ مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے قائم الملۃ مولانا سید قائم مہدی صاحب ہیں اور ایک صاحبزادی ہیں جو نا کتخدا ہیں۔

تیسری صاحبزادی جناب سلطان المجتہدین آیۃ اللہ سید سبط حسین صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہٗ کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے مولانا سید محمد باقر صاحب شمسؔ، سید محمد زمان صاحب، سید محمد عسکری صاحب مرحوم اور سید محمد رضا صاحب ہیں جن کا ذکر عنقریب آئے گا۔

جناب ملک العلماء کی صاحبزادیوں میں ایک جناب سید حسن رضا صاحب جائسی کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے جناب کہف العلماء مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادے ہیں مولانا سید قائم مہدی صاحب جو ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں اور ایک صاحبزادی ہیں جو نا کتخدا ہیں۔

جناب ملک العلماء کی دوسری صاحبزادی سید امیر احمد صاحب پرشد پوری کو منسوب ہوئیں۔ ان کے دو صاحبزادے ہوئے۔ ایک کا عالم شباب میں انتقال ہو گیا۔ دوسرے کرار احمد صاحب موجود ہیں۔

(۸)

مولانا جناب سید غلام حسین

جناب سید غلام حسین صاحب کی دو صاحبزادیاں

تھیں۔ بڑی صاحبزادی مولانا سید رمضان علی صاحب جائسی کو منسوب ہوئیں۔ ان کے صاحبزادے سلطان المجتہدین مولانا سید سبط حسین صاحب قبلہ تھے۔ جن کو جناب ملاذ العلماء بچھن صاحب قبلہ کی صاحبزادی منسوب ہوئیں جن سے چار صاحبزادے ہوئے:

۱۔ مولانا سید محمد باقر صاحب شمس۔

۲۔ سید محمد زمان صاحب۔

۳۔ سید محمد عسکری صاحب مرحوم۔[۱۸]

۴۔ سید محمد رضا صاحب۔

یہ سب لوگ پاکستان چلے گئے اور کراچی میں مقیم ہیں۔

دوسرے ازواج سے متعدد صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہوئیں جن میں سے ایک مولوی سید جواد صاحب کربلائے معلّٰی میں مقیم رہے۔ ایک مولوی سید غلام عباس صاحب مرحوم تھے جنھوں نے اپنے والد ماجد کی حیات میں انتقال کیا۔ ان کی بیوہ اور اولاد جائس میں ہیں۔ ایک صاحبزادی مولانا آغا سید صاحب کو منسوب ہوئیں جن کا تذکرہ بعد کو آئے گا۔

غلام حسین صاحب کی چھوٹی صاحبزادی جناب مولانا سید سخاوت حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے دو صاحبزادے تھے۔

۱۔ جناب مولانا کاظم حسین صاحب قبلہ فلسفی سابق وائس پرنسپل ناظمیہ کالج لکھنؤ۔[۱۹] جن کے ایک اکلوتے فاضل صاحبزادے مولانا سید زکریا صاحب کا نوجوانی میں باپ کی پیرانہ سالی کے عالم میں انتقال ہوا اور ایک صاحبزادی ہیں جن کی اپنے انتقال سے کچھ ہی مدت پہلے مرحوم نے شادی کر دی تھی۔ وہ اپنے شوہر کے ساتھ الہ آباد میں ہیں۔

۲۔ جناب مولانا سید وجاہت حسین ناظم صاحب جن کا لاولد انتقال ہوا۔

ان کے علاوہ صاحبزادیاں تھیں جن میں سے بڑی صاحبزادی مولانا سید محمد مسیح عرف نواب حسین صاحب ابن ملک العلماء سید بندہ حسین صاحب کو منسوب ہوئی تھیں جو لاولد رہیں۔

دوسری صاحبزادی جناب مولانا سید محمد عرف آغا جون صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کی اولاد کا ذکر بعد میں آئے گا۔

تیسری مولوی سید محمد حسین صاحب نصیر آبادی کو منسوب ہوئیں جو لاولد رہیں۔

چوتھی سید خیرات حسین صاحب نصیر آبادی کو منسوب ہوئیں جن کے دو صاحبزادے تھے۔

پانچویں جائس میں منسوب ہوئیں۔ یہ بھی لاولد رہیں۔

(۹)

تاج العلماء آیۃ اللہ سید علی محمد

جناب تاج العلماء کے دو صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید علی احمد عرف کلّن صاحب جن کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔　مولوی سید احمد حسین صاحب
۲۔　مولوی سید اکرام حسین صاحب
یہ دونوں بھائی لاولد رہے۔
۳۔　سید اعجاز حسین صاحب جو صاحب اولاد ہیں۔

ان کے علاوہ تین صاحبزادیاں تھیں جن میں سے ایک جناب سید صاحب ابن ملاذ العلماء کو منسوب ہوئیں جن کے فرزند سید محمد اطہر صاحب کاشفؔ ہیں اور دوسری مولانا الطاف حسین عرف جگن صاحب نبیرۂ مولانا سید علی صاحب محدث کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے سید محمد عباس صاحب تھے جو حال میں مکان منہدم ہونے سے انتقال کر گئے اور ایک صاحبزادی موجود ہیں۔

اور تیسری صاحبزادی جناب مولوی کلّن صاحب کی جناب سید عابد حسین صاحب برادر منشی احمد حسین صاحب مرحوم (جوبلی کالج) کو منسوب ہوئیں۔

۲۔　جناب تاج العلماء کے دوسرے صاحبزادے مولوی ببّن صاحب تھے جن کے ایک صاحبزادے تھے اور ایک صاحبزادی جو جناب مولانا میر سید علی صاحب محدث مصنف مجالس علویہ کے پوتے جناب مولوی چھبن صاحب کو منسوب ہوئیں۔ ان کے چار صاحبزادے ہیں:

۱۔　مولانا الطاف حسین عرف جگن صاحب
۲۔　مولانا سید محمد ذکی صاحب
۳۔　سید محمد رضی صاحب مرحوم
۴۔　سید محمد نقی صاحب

ان کے علاوہ چھ بہنیں ہیں۔

(۱۰)

جناب ڈپٹی مولانا سید علی اکبر صاحب

جناب ڈپٹی علی اکبر صاحب کے متعدد صاحبزادے تھے:

۱۔　مولانا سید علی غضنفر صاحب مرحوم۔[۲۰] آپ کے کوئی اولاد نہیں تھی۔

۲۔　مولوی ڈاکٹر سید علی مظفر صاحب مرحوم۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک رمّال وجفّار مولوی سید علی اصغر عرف کجّن صاحب۔[۲۱] آپ کی اولاد پاکستان میں ہے۔

دوسرے مولوی سید علی اظہر عرف منجھو صاحب۔

۳۔　مولانا سید ابوجعفر صاحب۔ آپ کے متعدد صاحبزادے ہیں:

۱۔　مولانا سید علی شبر صاحب جو محلہ شیش محل لکھنؤ کے پیشنماز ہیں۔
۲۔　سید علی افسر صاحب۔ سرکاری ملازم ہیں۔
۳۔　سید علی طاہر صاحب
۴۔　مولانا سید علی ماہر صاحب۔

۴۔　مولانا سید علی گوہر صاحب مرحوم۔[۲۲]

آپ کے صاحبزادے مولوی سید علی یاور صاحب صدرؔ اجتہادی ہیں جن کے متعدد صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں۔

۵۔ مولانا سید علی منوّر صاحب مرحوم۔

آپ کے صاحبزادے مولانا سید علی انصر صاحب ہیں اور زوجۂ ثانیہ سے بعض صاحبزادے کم سن ہیں۔

۶۔ مولانا سید علی داور صاحب صدر الافاضل۔[۲۳]

آپ کی ایک صاحبزادی موجود ہیں۔

۷۔ سید علی اختر عرف گلن صاحب مرحوم۔

۸۔ سید علی سرور صاحب مرحوم۔

ان کے علاوہ جناب ڈپٹی صاحب کی متعدد صاحبزادیاں تھیں جن میں سے ایک جناب مولانا سید سبط محمد صاحب مرحوم کو منسوب ہوئی تھیں جن کے صاحبزادے مولانا سید حسن جعفر صاحب عرف منجھلے صاحب وغیرہ ہیں۔ جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

دوسری صاحبزادی جناب علامۂ ہندی اعلی اللہ مقامہٗ کو منسوب ہوئیں جن کی اولاد کا ذکر بعد کو آئے گا۔

تیسری صاحبزادی جناب مولانا سید زوّار حسین صاحب ابن جناب عماد العلماء میر آغا صاحب قبلہ کو منسوب تھیں جن کی اولاد کا ذکر بعد کو آئے گا۔ آپ کا بیوہ ہونے کے بعد عقد ثانی خطیب اعظم مولانا سید سبط حسن صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کے ساتھ ہوا تھا جن کے ایک صاحبزادے منظر صاحب ہیں۔

(۱۱)

مولانا سید محمد علی صاحب

سید محمد علی صاحب کے دو صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید ابوالقاسم عرف ابّن صاحب مرحوم جن کا لاولد انتقال ہوا۔

۲۔ مولانا سید حسن مجتبیٰ عرف منے صاحب مرحوم۔

ان کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔ سید محمد سلطان صاحب صاحبِ اولاد ہیں۔

۲۔ سید محمد طاہر عرف شاہد حسین۔

۳۔ مولوی سید محمد طالب عرف ننّھن صاحب مرحوم۔

ان کے علاوہ تین صاحبزادیاں تھیں:

ایک جناب سید محمد حسین عرف پیارے صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے سید نواب حسین عرف نوابو صاحب کراچی میں ہیں۔

دوسری صاحبزادی جناب مولانا سید وجاہت حسین ناظم صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کا لاولد انتقال ہوا۔

تیسری زوجۂ ثانیہ مولانا سید ریاض الحسن صاحب تھیں۔

(۱۲)

مولانا سید عبدالحسین صاحب

سید عبدالحسین صاحب کے چار صاحبزادے تھے:

۱۔ مولوی سید محمد ذکی صاحب۔[۲۴] آپ کے صاحبزادے جناب سید محمد رضی صاحب شگفتہ ہیں[۲۵] جو اَب کراچی میں ہیں اور ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔

۲۔ مولوی سید محمد شفیع صاحب۔ان کے ایک صاحبزادے تقی صاحب ہیں جو مسجد تحسین علی خان کے مؤذن ہیں اور ایک نقی تھے جن کا کم عمری میں انتقال ہوگیا اور ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی سید غلام حیدر صاحب سیمابؔ جائسی ابن مولوی سید ساجد حسین صاحب فہیمؔ جائسی کے ساتھ ہوئی تھی۔

۳۔ سید جواد صاحب۔

۴۔ سید ابوالحسن صاحب۔

ان کے علاوہ ایک صاحبزادی تھیں جو مولوی سید عباس صاحب نبیرۂ جناب غفران مآبؒ کو منسوب ہوئی تھیں۔ ان کے صاحبزادے جناب بڈھن صاحب مرحوم حدیث خوان تھے جن کی صاحبزادی مولانا سید زاہد حسین صاحب مرحوم کو منسوب ہوئی تھیں۔

سید عباس صاحب کی ایک صاحبزادی بھی تھی جو مولانا سید نصیرالدین ابن ممتاز العلماء جناب سید تقی صاحب کو منسوب ہوئیں اور لاولد رہیں۔

جناب سلطان العلماء کی صاحبزادیاں

(۱۳)

جناب سلطان العلماء کی متعدد صاحبزادیاں بھی تھیں اور سب ہی نے علوم دینیہ کی تحصیل کی تھی، جن میں سے ایک امۃ الزکیہ بیگم عرف بنّو بیگم صاحبہ تھیں جن کے ایک صاحبزادے تھے جناب حافظ مولانا سید عسکری صاحب اور ایک صاحبزادی جناب بیگمی صاحبہ۔

جناب مولانا سید عسکری صاحب کا عقد جناب سید العلماء علیین مکان کی صاحبزادی سے ہوا تھا جن سے تین صاحبزادیاں متولد ہوئیں:

۱۔ مبشرہ بیگم صاحبہ۔ یہ وطن میں بیاہی گئیں اور ان کے صاحبزادے مولوی سبط عسکری صاحب تھے جو لاولد رہے۔

۲۔ سیدہ بیگم صاحبہ۔ ان کا عقد جناب ممتاز العلماء سید تقی صاحب قبلہ کے ایک صاحبزادے جناب مولانا سید حسن صاحب کے ساتھ ہوا جن کی اولاد کا ذکر بعد کو آئے گا۔

۳۔ طاہرہ بیگم صاحبہ۔ ان کا عقد جناب ممتاز العلماء کے ایک دوسرے صاحبزادے مولانا سید علی صاحب کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کا ذکر بھی بعد میں ہوگا۔

۴۔ جناب بیگمی صاحبہ کا عقد مولانا سید زاہد علی صاحب نصیر آبادی کے ساتھ ہوا جن سے تین صاحبزادیاں ہوئیں۔

۱۔ جناب شہر بانو بیگم صاحبہ جن کے صاحبزادے مولوی سید بندہ مہدی عرف میرن صاحب نصیر آبادی تھے۔

۲۔ جناب خدیجہ بیگم عرف ختن صاحبہ جو پرشد پور تحصیل سلون میں سید عبدالعلی عرف کلّن صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں۔ ان کے ایک صاحبزادے مولوی سید محمد شفیع صاحب تھے جو لاولد رہے اور دو صاحبزادیاں تھیں۔ بڑی جناب سید ارشاد حسین صاحب پرشد پوری کو منسوب ہوئیں۔ ان کے بھی کوئی اولاد نہیں اور چھوٹی صاحبزادی جناب سید محمد احسن صاحب کرولوی بی۔اے۔،

ایل۔ایل۔بی۔ کو منسوب ہوئیں جن کے ماشاء اللہ کئی صاحبزادے ہیں اور ایک صاحبزادی۔

۳۔ جناب بیگمی صاحبہ کی تیسری صاحبزادی مولانا سید عباس علی صاحب نصیر آبادی کے صاحبزادے سید ابوالفضل صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے جناب سید محمد صادق صاحب نصیر آبادی ہیں۔ جو ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں اور دو صاحبزادیاں تھیں جن میں سے بڑی جناب سید اولاد حسین عرف لڈن صاحب نصیر آبادی کو منسوب ہوئیں جن کے فرزند سید آفتاب حسین صاحب مرحوم تھے جن کی اولاد موجود ہے اور ایک صاحبزادی ہیں۔ یہ بھی صاحب اولاد ہیں۔

چھوٹی صاحبزادی جناب ممتاز العلماء مولانا سید ابوالحسن صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادگان جناب مولانا سید مرتضیٰ صاحب، مولانا سید کاظم صاحب اور مولانا سید باقر صاحب ہیں۔

(۱۴)

جناب سلطان العلماء کی ایک صاحبزادی امۃ الزہرا بیگم صاحبہ تھیں جو جناب عمدۃ العلماء آیۃ اللہ سید محمد ہادی صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے جناب عماد العلماء میر آغا صاحب وغیرہ تھے جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔

(۱۵)

ایک صاحبزادی جناب مولانا سید حسن مثنیٰؒ صاحب کو منسوب ہوئیں۔ ان کی اولاد کا ذکر بھی بعد کو آئے گا۔

(۱۶)

ایک صاحبزادی نجم العلماء سید ہدایت حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادگان مولانا سید سعادت حسین صاحب اور مولانا شجاعت حسین صاحب تھے۔

(۱۷)

ایک صاحبزادی مولانا سید گدا حسنین صاحب کو منسوب ہوئیں۔ ان کی اولاد کا ذکر بھی بعد کو ہوگا۔

(۱۸)

جناب غفران مآبؒ کے دوسرے صاحبزادے مولانا سید علی صاحب کی ایک صاحبزادی تھیں جو مولانا سید صادق صاحب ابن سلطان العلماء کو منسوب ہوئیں جن کی اولاد کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور ایک صاحبزادے مولانا سید کلب حسین صاحب تھے جن کی شادی تاج محل صاحبہ سے ہوئی تھی۔

ان کی دو صاحبزادیاں تھیں۔ ایک طاہرہ بیگم جن کی شادی مولانا نواب میر مہدی حسین صاحب ماہرؔ کے ساتھ ہوئی۔ یہ لاولد رہیں اور ایک مطہرہ بیگم جن کی شادی جناب ماہرؔ صاحب کے بھائی مولانا جعفر حسین صاحب کے ساتھ ہوئی جن سے ایک صاحبزادی شمس النساء کلثوم بیگم صاحبہ متولد ہوئیں جن کا عقد مولانا نواب سید اصغر حسین صاحب فاخرؔ کے ساتھ ہوا جو ان کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی اولاد کا ذکر بعد میں آئے گا۔

(۱۹)

جناب مولانا سید حسن صاحب

جناب غفران مآبؒ کے تیسرے صاحبزادے جناب سید حسن صاحب کے دو صاحبزادے تھے۔ مولانا سید حسن مثنیٰؒ [۲۶] اور مولانا سید حسن مہتا جو لاولد رہے اور ایک صاحبزادی تھیں۔

سید حسن مثنیٰؒ صاحب کے دو صاحبزادے تھے اور ایک صاحبزادی، ایک مولوی عبن صاحب جن کے صاحبزادے میاں کہلاتے ہیں دوسرے اشرف الحکماء مولوی سید علی صاحب آشفتہؔ۔ آپ کی دو صاحبزادیاں ہیں۔ ایک حیدرآباد میں ہمایوں حیدر صاحب کو منسوب ہوئیں دوسری لکھنؤ میں حکیم محمد رضا صاحب کو منسوب ہوئیں۔ یہ بھی ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔

مولانا سید حسن مثنیٰؒ صاحب کی صاحبزادی ہانی بیگم صاحبہ تھیں جن کے دو صاحبزادے ہوئے کجن صاحب اور منّے صاحب اور دو صاحبزادیاں۔

کجّن صاحب لاولد رہے اور منّے صاحب کے صاحبزادے علی اکبر ہیں اور تین صاحبزادیاں جن میں سے دو یکے بعد دیگرے جناب سید محمد رضی صاحب شگفتہؔ کو منسوب ہوئیں۔ ہانی بیگم صاحبہ کی صاحبزادیوں میں ایک سید محمد یحییٰ صاحب وکیل کو منسوب ہوئیں جن کے ایک صاحبزادے گیا میں موجود ہیں۔

دوسری سید ہادی حسین صاحب پرشد پوری کو منسوب ہوئیں جن کا لاولد انتقال ہوا۔

جناب سید حسن صاحب کی صاحبزادی جناب خلاصۃ العلماء سید مرتضیٰ صاحب کو منسوب ہوئی تھیں اور بعد وفات شوہر اپنے خسر معظم جناب سلطان العلماء کے پاس رہیں۔ جناب سلطان العلماء کے بعد زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئیں اور وہیں کچھ عرصہ تک قیام کے بعد انتقال کیا۔[۲۷]

آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی جناب عمادالعلماء میر آغا صاحب کے ساتھ ٹھہری تھی مگر ان صاحبزادی کا قبل شادی انتقال ہو گیا۔

(۲۰)

جناب مولانا سید مہدی صاحب

جناب غفران مآبؒ کے چوتھے صاحبزادے جناب سید مہدی صاحب کے ایک صاحبزادے تھے جناب عمدۃ العلماء صدر الشریعۃ آیۃ اللہ سید محمد ہادی صاحب۔ [۲۸] جن کے دو فرزند ہوئے:

۱۔ آیۃ اللہ سید محمد مہدی صاحب۔[۲۹]

۲۔ عمادالعلماء آیۃ اللہ سید مصطفی عرف میر آغا صاحب قبلہ۔[۳۰]

ان کے علاوہ دو صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادیوں میں ایک جناب مولانا باقر حسین صاحب پسر زین العلماء سید علی حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے جناب نواب مولانا سید اصغر حسین صاحب فاخرؔ ہوئے جن کا

ذکر بعد میں آئے گا دوسری جناب مولانا سید کلب عابد صاحب جائسی کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے قدوۃ العلماء آیۃ اللہ سید آقا حسن صاحب ہوئے۔

(۲۱)

عمادالعلماء فقیہ اہلبیتؑ سید مصطفی

جناب عمادالعلماء کے متعدد صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں:

۱۔ مولانا سید زوّار حسین صاحب۔ جن کے ایک صاحبزادے سید سردار حسین صاحب ہیں اور دو ۲ صاحبزادیاں ایک مولانا شاکر حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کی صاحبزادی فضل صاحب ایڈیٹر نظارہ کی اہلیہ ہیں اور دوسری صاحبزادی مولانا سید سعید عالم صاحب کو منسوب ہوئیں جن سے ایک صاحبزادی متولد ہوئیں جو افتخار صاحب ابن مولانا سید حسن جعفر عرف منجھلے صاحب کے ساتھ منسوب ہوئیں۔

۲۔ مولانا سید سبط محمد ہادی عرف کلّن صاحب ہائی پریسٹ ریاست مرشدآباد۔[۳۱] آپ کی تین صاحبزادیاں ہیں ایک سید افسر حسین صاحب وکیل نزہئی کو منسوب ہوئیں دوسری سید کلب ذکی صاحب ہوش جائسی کی اہلیہ ہیں اور تیسری سید سکندر آغا ابن منّے آغا صاحب راز کی اہلیہ۔

۳۔ مولانا سید حسین حیدر صاحب۔ جن کے دو صاحبزادے ہیں ایک سید علی حیدر جو پاکستان میں ہیں۔ دوسرے سید باسط حیدر سلمہٗ۔

۴۔ ایک صاحبزادی جو جناب قدوۃ العلماء مولانا سید آقا حسن صاحب[۳۲] کو منسوب ہوئیں۔ آپ کے صاحبزادے جناب عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد ہیں۔[۳۳] آپ کے ماشاء اللہ متعدد صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں:

۱۔ صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد صاحب جن کی شادی باقرالعلوم صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہٗ کی صاحبزادی سے ہوئی ہے اور ماشاءاللہ ان کے کلب جواد سلمہٗ کے علاوہ متعدد بچیاں ہیں۔

۲۔ سید کلب ہادی صاحب جن کی شادی جناب سید اختر حسین صاحب (ساکن نزہئی) کی صاحبزادی سے ہوئی ہے۔ ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔

۳۔ سید ناصرالدین کلب باقر صاحب۔ ان کی بھی شادی اختر حسین صاحب (نزہئی) کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ماشاءاللہ اب صاحب اولاد ہیں۔

۴۔ مولوی سید کلب صادق صاحب۔ ماشاءاللہ مشغول تحصیل علم ہیں اور ترقی کے آثار ہیں۔

۵۔ سید کلب محسن۔ یہ ابھی کمسن ہیں۔

۶۔ ایک صاحبزادی جو مولانا سید محمد رضی صاحب نبیرۂ نجم الملۃ اعلیٰ اللہ مقامہٗ کو منسوب ہوئیں۔ ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔

۷۔ دوسری صاحبزادی جو سید اقبال الظفر صاحب (ابن جناب ماتی جائسی) کو منسوب ہوئیں، صاحب اولاد ہیں۔

۸۔ تیسری صاحبزادی سید شمس الحسن صاحب

تاجؔ عرف میاں شمسی (ابن جناب سید اولاد حسین صاحب شاعرؔ) کو منسوب ہوئیں۔

۵۔ جناب عماد العلماء کی دوسری صاحبزادی دعبل ہند مولانا سید فرزند حسین عرف اچھن صاحب ذاخرؔ کو منسوب ہوئیں جن کے دو صاحبزادے ہوئے:

۱۔ خطیب اکبر مولانا سید اولاد حسین عرف للّن صاحب شاعرؔ۔

۲۔ حسینی شاعر سید ظفر عباس صاحب فضلؔ مدیر نظارہ۔

۳۔ ایک صاحبزادی جو جناب سید رضی صاحب ہدفؔ کو منسوب ہوئیں ان حضرات کی اولاد کا تذکرہ جناب ذاخرؔ کے ذکر کے ساتھ بعد کو ہوگا۔

۶۔ تیسری صاحبزادی جناب مولانا سید محمد صاحب ممتاز الافاضل ابن حضرت نجم الملۃ اعلیٰ اللہ مقامہ کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے جناب عماد العلماء مولانا سید محمد رضی صاحب ہیں۔ جو اب کراچی (پاکستان) میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کی اولاد میں ماشاء اللہ صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں۔

۷۔ چوتھی صاحبزادی جناب مولوی سید علی حسین صاحب ابن مولانا سید عبد الجواد صاحب کو منسوب ہوئیں جو لاولد رہیں۔

(۲۲)

جناب سید العلماء سید حسین علیین مکان

جناب غفران مآبؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے جناب سید العلماء آیۃ اللہ سید حسین علیین مکان کے چار صاحبزادے تھے:

۱۔ جناب زین العلماء سید علی حسین صاحب۔

۲۔ جناب ممتاز العلماء فخر المدرسین سید محمد تقی صاحب جنت مآبؒ۔

۳۔ جناب زبدۃ العلماء معین المومنین سید علی نقی صاحب۔

۴۔ جناب مولانا سید عبد الجواد صاحب۔

ان کے علاوہ متعدد صاحبزادیاں جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ آئے گا۔

(۲۳)

جناب زین العلماء سید علی حسین

جناب زین العلماء کے چار صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید باقر حسین صاحب۔ آپ کے ایک صاحبزادے مولانا سید اصغر حسین صاحب فاخرؔ تھے[۳۴] اور ایک صاحبزادی۔ جناب فاخرؔ صاحب کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔ نواب سید انور حسین عرف آغا جانی صاحب مرحوم۔[۳۵] جن کے صاحبزادگان نواب سید اختر حسین صاحب۔[۳۶] نواب سید افسر حسین صاحب ایڈوکیٹ[۳۷] اور نواب سید افخر حسین صاحب[۳۸] ہیں۔ یہ سب ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں اور ایک صاحبزادی جو سید حسن عباس صاحب (متوطن ٹانڈہ ضلع فیض آباد) کو منسوب ہوئیں۔

۲۔ مولوی سید مظہر حسین عرف جھمن صاحب، آپ کے صاحبزادے ذاکر حسین صاحب ہیں۔

۳۔ مولوی سید شاکر حسین صاحب مرحوم۔ آپ کی صاحبزادی سید ظفر عباس صاحب فضلؔ مدیر نظارہ کی اہلیہ ہیں۔

ان کے علاوہ جناب فاخرؔ صاحب کی دو صاحبزادیاں بھی تھیں جن میں سے ایک سید ممتاز احمد صاحب ساکن کلیان پور ضلع سیتاپور کو منسوب ہوئیں اور دوسری جناب مولانا سید حسین حیدر صاحب ابن حضرت عمادالعلماء طاب ثراہ کو منسوب ہوئیں جن کی اولاد کا ذکر پہلے ہو چکا۔

جناب مولانا باقر حسین صاحب کی صاحبزادی صفدری بیگم صاحبہ تھیں جن کا عقد جناب مولوی سید وارث حسین صاحب جائسی سے ہوا۔ آپ کے صاحبزادے دعبل ہند مولانا سید فرزند حسین عرف اچھن صاحب ذاخرؔ مرحوم تھے جن کے تین صاحبزادے ہوئے:

۱۔ خطیب اکبر مولانا سید اولاد حسین عرف للّن صاحب شاعرؔ۔[۳۹]

آپ کے ماشاء اللہ متعدد صاحبزادے ہیں ایک مہدی نظمیؔ جو گھر والوں میں شنّے کہلاتے ہیں۔ ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں۔ دوسرے شمس الحسن صاحب تاجؔ جو شمسی کہلاتے ہیں اور جناب عمدۃ العلماء مدظلہ کے داماد ہیں۔ تیسرے شیرو۔ چوتھے شفّو اور ایک صاحبزادی جو مولانا عبّن صاحب کاملؔ برادر خطیب اعظم مولانا سید سبط حسن صاحب مرحوم کے صاحبزادے وقّن صاحب کو منسوب ہوئیں۔[۴۰]

ان کی اولاد موجود ہے۔

۲۔ حسینی شاعر سید ظفر عباس صاحب فضلؔ، مدیر ''نظارہ''۔ جن کے ماشاء اللہ متعدد صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں۔

۳۔ ایک صاحبزادی جو جناب سید رضی صاحب ہدفؔ اجتہادی کو منسوب ہوئیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔

یہ تینوں جناب عمادالعلماء کی صاحبزادی سے تھے جو جناب ذاخرؔ کو منسوب تھیں ان کے علاوہ:

۴۔ ایک ایرانی خاتون کے بطن سے مولوی سید محمد صاحب گرامیؔ ہوئے۔ آپ کے دو صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں۔

۲۔ جناب زین العلماء کے دوسرے صاحبزادے مولانا سید جعفر حسین صاحب تھے۔ جن کی صاحبزادی جناب نواب سید اصغر حسین صاحب فاخرؔ مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے نواب سید انور حسین عرف آغا جانی صاحب تھے جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۳۔ مولانا سید صادق حسین صاحب متخلص بہ حقیرؔ۔ جو لاولد رہے۔

۴۔ نواب مولانا سید مہدی حسین صاحب ماہرؔ۔ آپ کے کئی صاحبزادے تھے:

۱۔ نواب مولوی نظیر حسین صاحب شیداؔ عرف بڑے صاحب۔

۲۔ مولوی سید عابد حسین عرف چھوٹے

صاحب۔

ایک صاحبزادی تھیں جو جناب مولوی لڈّن صاحب خورشیدؔ کو منسوب ہوئی تھیں جن کی اولاد کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۔ ایک صاحبزادی جو جناب مولانا سید محمد جعفر صاحب امیدؔ کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے جناب جاویدؔ صاحب مرحوم تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(۲۴)

جناب ممتاز العلماء سید تقی جنّت مآب

جناب ممتاز العلماء سید تقی صاحب قبلہ کے حسب ذیل صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں:

۱۔ سید العلماء آیۃ اللہ سید محمد ابراہیم صاحب قبلہ فردوس مکانؒ۔

۲۔ مولانا سید حسن صاحب۔

۳۔ مولانا سید علی صاحب۔

۴و۵۔ دو صاحبزادیاں۔

یہ سب زوجۂ اولیٰ سے تھیں۔ ان کے علاوہ:

۶۔ مولانا سید ابوذر صاحب۔

۷۔ حاجی مولوی سید یونس صاحب۔

۸۔ مولوی سید ایوب صاحب۔

۹۔ مولانا سید عبدالحسن صاحب۔

۱۰۔ مولوی سید غلام رضا صاحب۔

۱۱۔ مولانا سید نصیر الدین صاحب۔

۱۲۔ مولوی سید جابر صاحب۔

۱۳۔ حاجی مولوی سید غلام عابد صاحب۔

ان کے علاوہ کم از کم تین صاحبزادیاں۔

یہ سب مختلف ازواج اور امہات الاولاد سے تھے۔

(۲۵)

جناب سید العلماء سید محمد ابراہیم فردوس مکانؒ

سید العلماء آیۃ اللہ سید محمد ابراہیم کے فرزندان:

۱۔ آیۃ اللہ سید محمد تقی صاحب۔

۲۔ ممتاز العلماء آیۃ اللہ سید ابوالحسن عرف مٹّن صاحب قبلہ۔

۳۔ ایک صاحبزادی۔

یہ تینوں ایک ماں سے تھے جو جناب منصف الدولہ بہادر کی نواسی اور جناب زبدۃ العلماء سید علی نقی صاحب قبلہ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے اور بعد میں بھی آئے گا۔

۴۔ ایک صاحبزادی جو اپنی ماں سے اکیلی تھیں۔

۵۔ حکیم الامۃ علامۂ ہندی آیۃ اللہ سید احمد صاحب قبلہ۔

۶۔ جناب مولوی سید رضی صاحب رضیؔ۔

۷، ۸، ۹۔ تین صاحبزادیاں۔

یہ سب ایک ماں کے بطن سے تھے جو سادات کشمیر میں سے تھیں۔ مولانا سید محمد تقی صاحب کے

صاحبزادے جناب سلطان الفقہاء مولانا سید محمد عرف میرن صاحب[۴۱] اور زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب مدیر الواعظ[۴۲] ہیں۔

مولانا میرن صاحب قبلہ کے ماشاء اللہ متعدد صاحبزادے ہیں۔ جن میں سے بڑے مولانا سید علی صاحب ہیں ان سے چھوٹے مولانا سید حسن صاحب جو صدر الافاضل ہونے کے بعد نجف اشرف میں مشغول تحصیل علم ہیں اور ان سے چھوٹے کمسن ہیں۔

صاحبزادیوں میں بڑی سید رضی عباس عرف رجّن صاحب فرزند جناب سید مجتبیٰ حسن صاحب قبائی (محلہ قلعہ رائے بریلی) کو منسوب ہوئی تھیں جن کا انتقال ہو گیا۔ ماشاء اللہ ان کی اولاد موجود ہے۔

دوسری صاحبزادی سید مظفر مہدی صاحب شفیق نصیر آبادی خلف جناب سید ظفر مہدی صاحب بیرسٹر کو منسوب ہوئیں ان کے بھی ماشاء اللہ اولاد ہے۔

تیسری ردولی کے ایک صاحبزادے کو منسوب ہوئیں جو عرصۂ دراز سے رنگون میں ہیں۔ ان کے ایک بچی ہے۔

چوتھی سید رضی عباس صاحب عرف رجّن صاحب سابق الذکر کو ان کی اہلیہ کے انتقال کے بعد منسوب ہوئیں۔

باقی بعض صاحبزادیاں ابھی نا کتخدا ہیں۔

جناب مولوی آغا مہدی صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا سید محمد ہادی صاحب ہیں جو لکھنؤ کی تعلیم ختم کر کے نجف اشرف گئے اور اب پاکستان میں ہیں۔

ان سے چھوٹے سید محمد تقی عرف تقو صاحب اور سید زکریا ہیں۔

صاحبزادیوں میں بڑی رسول پور ضلع رائے بریلی کے سید محمد سبطین صاحب سب انسپکٹر پولیس کو منسوب ہوئیں جو اب پاکستان میں ہیں۔ دوسری صاحبزادی سید سلامت علی صاحب پرشد پوری کے صاحبزادے کو منسوب ہوئیں۔ باقی نا کتخدا ہیں۔

جناب ممتاز العلماء آیۃ اللہ سید ابوالحسن صاحب کے صاحبزادگان:

۱۔ راقم الحروف سید علی نقی نقوی۔[۴۳]

بندہ کے فرزند سید علی محمد سلمہٗ ابھی کمسن ہیں اور متعدد صاحبزادیاں ہیں جن میں سے بڑی الہ آباد، محلہ دریاباد میں سید نعیم الحسنین صاحب ایڈوکیٹ (ابن سید زاہد حسین صاحب عرف جدّن میر صاحب) کو منسوب ہوئیں۔

۲۔ علم الہدیٰ مولانا سید مرتضیٰ صاحب۔[۴۴]

۳۔ نخبۃ العلماء مولانا سید کاظم صاحب۔

۴۔ صدر العلماء مولانا سید باقر صاحب۔

۵۔ مولوی سید عبد الحسن صاحب۔

جناب سید ابراہیم قبلہ کی بڑی صاحبزادی جناب مولانا سید محمد حسین صاحب ابن سید محبوب حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کا ذکر بعد کو آئے گا۔ ان کے ایک صاحبزادی ہوئی تھیں جو مولوی چھبّن صاحب ابن مولوی لڈّن صاحب خورشید کو منسوب ہوئی تھیں۔ ان کے بھی اولاد ہوئی مگر افسوس ہے کہ ان سب کا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے

بعد انتقال ہو گیا۔

دوسری صاحبزادی جناب سید باقر صاحب قبلہ کو منسوب ہوئی تھیں جن کے اولاد نہیں ہوئی۔

علامۂ ہندی آیۃ اللہ سید احمد صاحب کے چند صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں:

۱۔ مولانا حکیم سید محمد صاحب۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد مہدی صاحب اور علی مہدی ہیں اور صاحبزادیاں ہیں جن سے ایک بہوہ ضلع رائے بریلی میں منسوب ہیں اور دوسری جناب مولانا سید مرتضیٰ صاحب (صدر الافاضل) پیش نماز محلہ جھک ملتان کو منسوب ہوئیں۔

۲۔ حکیم مولوی سید محمد یوسف صاحب۔

آپ کے دو صاحبزادے ہیں۔

۳۔ حکیم مولوی سید آقا حسین صاحب۔

آپ کے صاحبزادے خوش بیان مقرر اور اچھے صاحب قلم مولانا سید نصیرالدین نقوی اور دوسرے صاحبزادے سید ظہیر حسین صاحب ہیں۔

۴۔ سید محمد حسنین صاحب۔

۵۔ سید مرتضیٰ صاحب۔

یہ سب اب پاکستان میں ہیں۔

صاحبزادیوں میں سب سے بڑی جناب سید الفقہاء مولانا مفتی سید احمد علی صاحب کو منسوب ہوئیں تھیں۔ ان کی ایک صاحبزادی ہوئیں جو بڑے نواب صاحب ساکن کشمیری محلہ کے بڑے صاحبزادے تقی رضا صاحب کو منسوب ہوئیں اور ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔

جناب علامۂ ہندی کی دوسری صاحبزادی جناب کجّن صاحب ابن ڈاکٹر علی مظفر صاحب کو منسوب ہوئی تھیں۔ لاہور جا کر کچھ عرصہ کے بعد بیوہ ہو گئیں۔

سید رضی صاحب رضیؔ کے متعدد صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں۔ یہ سب اب ملتان (پاکستان) میں ہیں۔

ان صاحبزادیوں میں جو جناب علامۂ ہندی کی حقیقی بہنیں تھیں ایک جناب ڈاکٹر سید علی مظفر صاحب کو منسوب ہوئی تھیں جن کی اولاد کا ذکر پہلے ہو چکا۔

دوسری صاحبزادی پر شدپور ضلع رائے بریلی میں جناب جدّو صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے ایک صاحبزادے اور متعدد صاحبزادیاں ہیں۔

تیسری صاحبزادی اچھے صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کی ایک صاحبزادی سید محمد تقی صاحب ابن سید محمد سجاد صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کا ذکر بعد کو آئے گا اور دوسری سید علی یاور صاحب صدرؔ اجتہادی کو منسوب ہوئیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔

(۲۶)

مولانا سید حسن صاحب

سید حسن صاحب کے ایک صاحبزادے تھے۔ جناب مولانا حاجی سید محمد عرف آغا جون صاحب مرحوم۔ آپ کے صاحبزادے جناب سید محمد مہدی عرف آغا سید صاحب ہیں جن کے تین صاحبزادے ہیں:

۱۔　جناب محسن الملۃ مولانا سید محمد محسن صاحب مجتہد کراچی۔

۲۔　سید ہادی صاحب۔

۳۔　سید احمد آغا صاحب۔

ان کے علاوہ ایک صاحبزادی ہیں جو ناکتخدا ہیں۔

(۲۷)

مولانا سید علی صاحب

سید علی صاحب (ابن جناب جنت مآب ممتاز العلماء طاب ثراہ) کے ایک صاحبزادی تھیں جو جناب سید احمد حسین صاحب (ابن جناب سید محبوب حسین صاحب) کو منسوب ہوئیں اور ان کی صاحبزادی جناب نواب سید انور حسین عرف آغا جانی صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے نرہئی کے نواب سید اختر حسین صاحب ہیں۔

(۲۸)

ممتاز العلماء کی صاحبزادی

جناب ممتاز العلماء کی دونوں صاحبزادیوں میں سے ایک جناب سید محبوب حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے دو صاحبزادے تھے:

۱۔　جناب مولانا سید محمد حسین صاحب جو جناب فردوس مکان سید ابراہیم صاحب قبلہ کے داماد ہوئے۔ ان کی اولاد کا حال پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۲۔　سید احمد حسین صاحب۔ آپ کے دو صاحبزادے ہوئے ایک سید مقبول حسین صاحب بی۔اے۔ دوسرے سید محمود حسین صاحب جو دہلی میں ہیں۔ ایک صاحبزادی تھیں جو جناب نواب سید انور حسین عرف آغا جانی صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں تھیں جن کے صاحبزادے اختر حسین صاحب ساکن نرہئی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(۲۹)

ممتاز العلماء کی دوسری صاحبزادی

جناب ممتاز العلماء کی دوسری صاحبزادی جناب عماد العلماء میر آغا صاحب کو منسوب ہوئی تھیں جو لا ولد رہیں۔

(۳۰)

جناب مولانا سید ابوذر صاحب

جناب سید ابوذر کی دو صاحبزادیاں تھیں: ایک جناب سید محمد تقی صاحب مرحوم کو منسوب ہوئی تھیں۔ ان کے ایک صاحبزادے سید حفاظت حسین عرف بنّو صاحب ہیں جن کے ماشاء اللہ کئی لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ ان کے علاوہ تین صاحبزادیاں: ایک مرزا علی خان کے احاطہ میں سید محمد ہادی صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کی دو لڑکیوں کی شادی یکے بعد دیگرے سید نصیر حیدر صاحب کے ساتھ ہوئی۔ دوسری صاحبزادی اسی محلہ اور خاندان میں سید محمد باقر صاحب کو منسوب ہوئیں جو بمبئی میں ہیں۔ ان کے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔ تیسری محلہ رکاب گنج میں چھجن صاحب کو منسوب ہوئیں تھیں ان کے بھی ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔

مولوی سید ابوذر صاحب کی دوسری صاحبزادی جناب سید محمد رضی صاحب شگفتہ کو منسوب ہوئی تھیں۔[۴۵] جن کے ایک صاحبزادی متولد ہوئیں۔

(۳۱)

حاجی مولوی سید یونس صاحب

حاجی سید یونس صاحب مرحوم کے ایک صاحبزادے یوسف حسین صاحب ہیں اور تین صاحبزادیاں:

ایک محبت حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔

دوسری ہدایت حسین صاحب کو منسوب ہوئیں۔ ان کے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔

تیسری کٹرہ ابوتراب خاں میں منسوب ہوئیں۔ ان کے ایک صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔

(۳۲)

مولوی سید ایوب صاحب

سید ایوب صاحب مرحوم کے صاحبزادے سید شعیب صاحب تھے۔ آپ کی زوجۂ اولیٰ سے ایک صاحبزادی ہیں جو محمد سجاد صاحب تاجر چپل بھنڈار نظیر آباد کو منسوب ہوئیں ان کی اولاد ہے۔ زوجۂ ثانیہ سے دو صاحبزادیاں ہوئیں۔

ایک کے صاحبزادے مولوی سید عبدالحسن صاحب ہیں جن کا تذکرہ اولاد جناب ممتاز العلماء مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ میں ہوا۔ دوسری کا بغیر شادی انتقال ہوگیا۔

(۳۳)

مولانا سید عبدالحسن صاحب

سید عبدالحسن صاحب (ابن جناب جنت مآب سید تقی صاحب قبلہ) کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید حامد حسن صاحب۔[۴۶] آپ کے صاحبزادے سید ساجد حسن صاحب تھے۔

۲۔ مولوی سید جعفر حسن صاحب۔[۴۷]

۳۔ مولانا سید زاہد حسن صاحب۔[۴۸] آپ کی اولاد ہے۔

(۳۳)

مولوی سید جابر صاحب

سید جابر صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے سید طاہر اور سید صابر ہیں اور کئی لڑکیاں جو صاحب اولاد ہیں۔

(۳۴)

حاجی مولوی سید غلام عابد

حاجی سید غلام عابد کے صاحبزادے سید محمد عابد صاحب تھے۔ آپ کی صاحبزادی ببو صاحب (ابن سید محمد تقی صاحب) کو منسوب ہوئیں جن کے فرزند سید محمد میاں ہیں۔

(۳۵)

جنت مآبؒ کی بڑی صاحبزادی

جناب جنت مآب کی صاحبزادیوں میں ایک آیۃ اللہ سید ابوالحسن عرف ابو صاحب قبلہ کو منسوب ہوئیں

جن کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید جعفر صاحب۔ آپ کا لاولد انتقال ہوا۔

۲۔ باقر العلوم آیۃ اللہ سید باقر صاحب قبلہ۔ آپ کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں۔

۱۔ جناب مولانا سید محمد صاحب پرنسپل سلطان المدارس۔

۲۔ مولانا سید علی صاحب

ان دونوں صاحبوں کی ماشاءاللہ اولاد بھی ہے۔

۳۔ مولوی سید رضی صاحب جو لاولد رہے۔

۴۔ صاحبزادی جناب مولانا سید کلب عابد صاحب کو منسوب ہوئیں اور ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔

۳۔ آیۃ اللہ سید ہادی صاحب قبلہ۔ آپ کے متعدد صاحبزادے ہیں:

۱۔ خطیب شہیر مولانا سید احمد صاحب۔

۲۔ مولانا سید حسن صاحب۔ آپ کے ایک صاحبزادے سید مہدی صاحب کا عنفوان شباب اور طالب علمی میں نجف اشرف میں انتقال ہوگیا۔

۳۔ مولانا سید حسین صاحب۔ آپ کے صاحبزادے مولانا سید صالح صاحب ہیں جو نجف اشرف سے فارغ التحصیل ہوکر آئے ہیں۔

(۳۶)

جنت مآبؒ کی دوسری صاحبزادی

دوسری صاحبزادی جناب جنت مآب کی مولانا علی میاں صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید علی عابد صاحب۔

۲۔ مولانا سید علی باقر صاحب۔

یہ دونوں لاولد رہے۔

تین صاحبزادیاں: پہلی کی شادی جناب سید علی جعفر صاحب ابن مولانا سید سبط محمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ ان کی ایک صاحبزادی موجود ہیں جو منظر صاحب (ابن مولانا سید سبط حسن صاحب) کی اہلیہ ہیں۔

دوسری کی شادی جلالی ضلع علی گڑھ میں ہوئی۔

تیسری بھی کہیں لکھنؤ کے باہر منسوب ہوئیں۔

(۳۷)

جنت مآبؒ کی تیسری صاحبزادی

تیسری صاحبزادی نصیرآباد کے ذی علم بزرگوار حاجی مولانا سید طالب حسین صاحب کے صاحبزادے سید مصطفی حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے سید محمد ہاشم صاحب تھے اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

مولوی محمد ہاشم صاحب کی ایک صاحبزادی تھیں جو علی جعفر عرف بسّن صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے تین صاحبزادے ہیں:

۱۔ سید محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر ریلوے۔

۲۔ سید علی صاحب ایم۔اے۔ نیشنل ہائی اسکول، رائے بریلی۔

۳۔ سید حسین صاحب۔

ان کے علاوہ بسّن صاحب کی صاحبزادیوں میں ایک محلہ روضہ کے علی احمد صاحب کو منسوب ہوئیں جن کی ایک صاحبزادی قدرت حسین صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے ثروت حسین ہیں اور دوسری میر امام صاحب کو جن کے صاحبزادے سید تصدّق امام صاحب ہیں۔

(۳۸)

زبدۃ العلماء معین المومنین آیۃ اللہ سید علی نقی

جناب زبدۃ العلماء سید علی نقی صاحب قبلہ کی زوجۂ اولیٰ سے صرف ایک صاحبزادی تھیں جو جناب فردوس مکان سید محمد ابراہیم صاحب قبلہ کو منسوب ہوئی تھیں اور جن کے دو صاحبزادگان جناب مولانا سید محمد تقی صاحب اور جناب ممتاز العلماء مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ تھے اور ایک صاحبزادی جو مولانا محمد حسین صاحب کو منسوب ہوئی تھیں۔ ان حضرات کا اور ان کی اولاد کا تذکرہ سابق میں ہو چکا ہے۔

ان کے علاوہ چند صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں:

۱۔ مولانا سید گدا حسنین صاحب۔

۲۔ نجم العلماء مولانا سید ہدایت حسین صاحب۔

۳۔ مولانا سید احمد علی صاحب۔

۴۔ مولانا سید علی حسن صاحب۔

یہ دونوں لاولد رہے۔

اور صاحبزادیاں جن کا ذکر آئے گا۔

(۳۹)

مولانا گدا حسنین صاحب

گدا حسنین صاحب کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔ مولوی سید عبد العلی صاحب۔

۲۔ مولوی سید محمد سجاد صاحب۔

ان کے دو صاحبزادے تھے:

۱۔ سید محمد نقی صاحب۔ جن کے بیٹے سید محمد اصغر صاحب ہیں۔

۲۔ سید محمد عسکری صاحب جو لاولد رہے۔

ان کے علاوہ ایک صاحبزادی ہیں جو جناب سید سلطان حسین صاحب کی اہلیہ ہیں جن کی اولاد کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۳۔ مولوی سید باقر علی صاحب مرحوم جن کا نوجوانی اور نا کتخدائی میں انتقال ہوا۔

ان کے علاوہ ایک صاحبزادی تھیں جو مولانا شجاعت حسین صاحب کو منسوب ہوئی تھیں جن کا ذکر عنقریب آئے گا۔

(۴۰)

جناب نجم العلماء سید ہدایت حسین صاحب

جناب نجم العلماء سید ہدایت حسین صاحب کے زوجۂ اولیٰ سے دو صاحبزادے تھے:

۱۔ مولانا سید سعادت حسین صاحب۔ جن کے تین

صاحبزادے ہوئے:

۱۔ سید سردار حسین صاحب مرحوم۔
۲۔ قیصر حسین صاحب۔
۳۔ سید یوسف حسین صاحب۔

ان کے علاوہ پانچ صاحبزادیاں۔

۲۔ مولانا سید شجاعت حسین صاحب۔ ان کے صاحبزادے سید محمد حیدر صاحب ہیں اور صاحبزادی جناب مولانا سید ریاض الحسن صاحب کی اہلیہ، زوجۂ ثانیہ کے تین صاحبزادے ہیں:

۱۔ مولانا سید دلدار حسین صاحب۔
۲۔ مولانا سید نقی حسین عرف چھٹن صاحب۔
۳۔ سید محمد مہدی عرف ببو صاحب۔

یہ سب لاولد ہیں۔

ان کے علاوہ ایک صاحبزادی تھیں جو مولوی سید محمد حسن صاحب تاثیرؔ سلونوی کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادگان سید نجم الحسن صاحب اور مولوی سید سراج الحسن صاحب ہیں۔

(۴۱)

زبدۃ العلماء کی بڑی صاحبزادی

جناب زبدۃ العلماء کی صاحبزادیوں میں ایک مولوی سید عباس حسین جائسی صاحب تحصیل دار کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے مولانا سید ساجد حسین صاحب فہیمؔ جائسی تھے۔ ان کے صاحبزادے سید زاہد حسین صاحب تھے اور ایک صاحبزادی۔ یہ دونوں لاولد رہے۔

(۴۲)

زبدۃ العلماء کی دوسری صاحبزادی

دوسری صاحبزادی سید نور الحسن صاحب سلونوی کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے مولوی سید محمد حسن صاحب تاثیرؔ تھے جن کے صاحبزادگان سید نجم الحسن صاحب اور مولوی سراج الحسن صاحب ہیں۔

(۴۳)

زبدۃ العلماء کی تیسری صاحبزادی

تیسری صاحبزادی سید تصدق حسین صاحب سلونوی برادر حقیقی سید نور الحسن صاحب کو منسوب ہوئیں جن کے صاحبزادے سید ریاض الحسن صاحب موسوی ہیں[۴۹] جن کے دو صاحبزادے ہیں سید نواب اور سید علی نواب۔ باقی صاحبزادیاں ہیں جو نا کتخدا ہیں۔

(۴۴)

زبدۃ العلماء کی چوتھی صاحبزادی

چوتھی صاحبزادی جو مولانا علی حسن صاحب کی حقیقی بہن تھیں جو سید حسن مجتبیٰ عرف منّے صاحب مرحوم کو منسوب ہوئیں جن کی اولاد کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

(۴۵)

فرزندان مولانا عبدالجواد

مولانا سید عبدالجواد صاحب کے متعدد صاحبزادے تھے:

۱۔ ببّا صاحب۔ ان کے صاحبزادے ننّبن صاحب تھے جن کے فرزند انور آغا اور حسن نواب وغیرہ ہیں۔

۲۔ سید حسن جعفر صاحب۔ جن کے دو صاحبزادے تھے سید حبیب جعفر صاحب اور سید حبیب اصغر صاحب۔

۳۔ اچھے صاحب جن کے ایک صاحبزادے موجود ہیں۔

۴۔ پیارے صاحب۔

۵۔ مجّن صاحب۔

۶۔ مولانا سید علی حسین صاحب۔

یہ دونوں آدمی لاولد رہے۔

(۴۶)

سید العلماء علیین مکان کی بڑی صاحبزادی

جناب علّیین مکان سید العلماء طاب ثراہ کی صاحبزادیوں میں ایک جو عالمہ اور فقیہہ تھیں[۵۰] جناب مولانا سید عسکری صاحب نبیرۂ جناب سلطان العلماء طاب ثراہ کو منسوب ہوئیں۔

ان کی ایک صاحبزادی ہوئیں جو جناب مولانا سید علی صاحب ابن جنت مآب کو منسوب ہوئیں۔ ان کی اولاد کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(۴۷)

سید العلماء کی دوسری صاحبزادی

جناب علّیین مکان کی دوسری صاحبزادی یہ بھی عالمہ وفاضلہ تھیں اور سابقۃ الذکر کی حقیقی بہن تھیں ان کے انتقال کے بعد جناب سید عسکری صاحب مذکور ہی کو منسوب ہوئیں۔ یہ لاولد رہیں۔[۵۱]



[۱۴] حال میں اواخر رجب ۱۳۷۸ھ میں بعارضہ کینسر انتقال ہوا۔

حاشیے

[۱] جناب قدوۃ العلماء اعلی اللہ مقامہٗ نے حالات خاندانی میں تحریر فرمایا ہے کہ: جناب منصف الدولہ مرحوم کو عزاداری اور اشاعت عزاداری میں بڑا انہماک تھا۔ ایک شبیہ کربلا بمقام مہدی گنج مسمی بہ ''مہدی گنج کی کربلا'' تعمیر کرائی اور عاشورو چہلم کو وہاں تشریف لے جاتے تھے اور جو مومنین تعزیے دفن کرنے لاتے تھے ہر تعزیہ پر مناسب وقت و مصلحت نذر چڑھاتے تھے۔ یہ کربلا نواب عظمت الدولہ کی پوتی کے قبضے میں ہے۔

[۲] معقولات میں یگانہ روزگار تھے۔ علّامہ سید حامد حسین صاحب مصنف عبقات الانوار آپ کے خاص شاگرد تھے۔ اس علم وکمال کے ساتھ ساتھ فن سپہ گری میں کمال رکھتے تھے اور اس فن میں میر علی صاحب کے شاگرد تھے۔

[۳] جناب قدوۃ العلماء تحریر فرماتے ہیں کہ:

''جس ساز وسامان سے ان کی شادی ہوئی خاندان میں تقریباً کسی کی نہیں ہوئی۔ بیس پچیس ہزار روپئے کا جہیز تھا۔ محرم میں خود سیاہ پوش اور ہمراہیاں سیاہ پوش اور اشیاء ہمراہی کے غلاف سب سیاہ ہوتے تھے۔ مرثیے اور نوحے خود پڑھتی بھی تھیں اور نظم بھی فرماتی تھیں۔ عاجزہ تخلص ہوتا تھا۔ آخر عمر میں بہ اجازت شوہر کربلا تشریف لے گئیں اور وہیں انتقال کیا۔

[۴] سیتاپور میں پیش نماز تھے۔

[۵] بڑے باکمال ماہر فن عروض اور شاعر، مرثیہ گو اور مرثیہ خوان تھے۔

[۶] ولادت ۱۸۸۲ء

[۷] ولادت ۱۳۰۷ھ تاریخی نام ''شباب آغا''

[۸] مرزا زینا کی مسجد (واقع اکبری دروازہ، چوک) کے پھاٹک سے متصل ان کی دوکان تھی۔

[۹] ان کا خصوصی جوہر یہ ہے کہ بسر معاش کے لئے محنت ومشقت یہاں تک کہ مزدوری کو بھی کبھی عار نہیں سمجھے۔ گرمیوں میں برف اور جاڑوں میں موم پھلی بیچتے انھیں اکثر لوگوں نے دیکھا ہوگا۔

[۱۰] ۱۲۹۹ھ میں متولد ہوئے۔

[۱۱] ۱۳۰۳ھ میں ولادت ہوئی۔ لکھنؤ کی تعلیم سے فراغت حاصل کرکے عراق تشریف لے گئے۔ کربلائے معلّٰی میں تحصیل علم فرمائی۔ ۱۹۱۰ء میں (تقریباً ۱۳۲۹ھ وہیں رحلت فرمائی۔)

[۱۲] ۱۶/ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کو ولادت ہوئی۔ شاعری میں جناب ذاخرؔ صاحب سے تلمذ ہے۔ عرصہ سے بہٹہ، نصیر آباد ضلع رائے بریلی میں مقیم ہیں۔

[۱۳] ۱۳۱۹ھ میں متولد ہوئے۔ پنجاب سے منشی فاضل، الہ آباد سے مولوی وعالم اور لکھنؤ

[۱۵] ولادت ۱۳۰۶ھ میں ہوئی۔ مولانا سید ظہور حسین صاحب نے قطعۂ تاریخ نظم فرمایا جس کا پہلا شعر یہ تھا

تعالیٰ اللہ زہے فصل بہار است　　که ہر گل خندہ و ہر خار خوار است

اور آخری شعر یہ تھا

سن پیدائش آن ماہ تابان　　ہزار و سہ صد و شش در شمار است

آپ کو جناب ممتاز العلماء مولانا سید ابوالحسن صاحب اور مولانا سید کاظم حسین صاحب سے تلمذ ہے۔ ذاکر بھی ہیں اور قادر الکلام شاعر بھی۔ متعدد بار حج مکہ معظمہ اور زیارات سے شرفیاب ہوئے۔ مدرسۂ ناظمیہ میں مدرس تھے۔ اب بعلّت علالت الگ کر دیئے گئے۔ جوہری محلہ لکھنؤ میں جناب عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین صاحب قبلہ کے بیرونی مکان کے ایک حصہ میں مقیم ہیں۔

[۱۶] آپ جناب عم معظم مولانا سید محمد تقی صاحب کے برادر نسبتی۔ برادر معظم جناب مولانا سید محمد عرف میرن صاحب قبلہ کے حقیقی ماموں اور شاعری میں جناب جاوید صاحب سے تلمذ رکھتے تھے۔

[۱۷] متولدہ شوال ۱۳۰۶ھ

[۱۸] یہ کراچی سے ۱۳۵۵ھ ماہ صفر میں زیارت عتبات عالیات کے لئے گئے اور وہیں روز اربعین (۲۰ صفر) عین روضۂ مقدسۂ امام حسینؑ وفات پاگئے۔

[۱۹] ۱۲۹۸ھ میں ولادت ہوئی۔

[۲۰] آپ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ابتدائی دور کے سکریٹری نیز شیعہ یتیم خانہ کے سب سے زیادہ ہردلعزیز سکریٹری تھے جو ایتام کے ساتھ اولاد کا سا برتاؤ کرتے تھے۔

[۲۱] تقسیم ہند کے بعد لاہور چلے گئے تھے۔ ۱۳۷۶ھ میں انتقال کیا۔

[۲۲] محرم ۱۳۷۶ھ میں انتقال ہوا۔

[۲۳] خوش بیان واعظ تھے۔

[۲۴] وفات نومبر ۱۹۱۰ء

[۲۵] ولادت ۱۸۸۶ء بمقام کاظمین (عراق)

[۲۶] آپ نے طویل عمر پائی۔

[۲۷] حالات خاندانی، نوشتۂ جناب قدوۃ العلماء طاب ثراہ

[۲۸] ولادت ۷ / رجب ۱۲۲۸ھ وفات ۱۲۷۸ھ

[۲۹] ولادت ۱۲۴۸ھ وفات ۱۲۷۶ھ

[۳۰] ولادت ربیع الاول ۱۲۵۲ھ وفات ۱۱ / ماہ صیام ۱۳۲۳ھ

[۳۱] ذی الحج ۱۳۰۸ھ میں متولد ہوئے۔ آپ اپنے بھانجے جناب مولانا سید اولاد حسین صاحب شاعرؔ سے ایک دن چھوٹے ہیں۔ جناب ممتاز العلماء مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ اور مولانا سید کاظم حسین صاحب قبلہ سے تحصیل علم کی۔ ذاکری بھی جناب ممتاز العلماء کی زیر ہدایت شروع فرمائی اور کمال کی منزل حاصل کی۔ ۱۹۳۴ء میں نظامت مرشد آباد (بنگال) میں ہائی پریسٹ کے عہدہ پر متمکن ہوئے۔ آپ کو شاعری کا بھی ذوق رہا اور جناب ذاخرؔ مرحوم کے شاگرد ہیں اور بکثرت غزلیات، قصائد، سلام، نوحے اور مرثیے آپ کی تصنیف سے ہیں۔

[۳۲] ولادت ۲۶ / ربیع الاول ۱۲۸۲ھ وفات ۱۳۴۸ھ

[۳۳] ولادت ۱۵ / شعبان ۱۳۱۱ھ

[۳۴] محلۂ نرہئی لکھنؤ میں کوٹھی بنوائی جب سے آپ کا خاندان وہیں مقیم ہے۔ ۱۹۰۷ء میں بعمر ۵۲ سال وفات پائی۔

[۳۵] ۱۹۱۸ء میں بعمر ۳۲ سال انتقال ہوا۔

[۳۶] ولادت ۱۹۰۴ء

[۳۷] ولادت ۱۹۰۵ء

[۳۸] ولادت ۱۹۱۴ء

[۳۹] ۱۶ / ذی الحج ۱۳۰۸ھ کو متولد ہوئے۔ اسی سال بنّے صاحب اخترؔ مرحوم (ابن جناب لڈّن صاحب خورشیدؔ) متولد ہوئے تھے اور اس طرح ''شباب آغا'' ان دونوں آدمیوں کا مشترکہ تاریخی نام تھا الف ممدودہ کے دو عدد لینے کے بعد آپ کے ایک دن بعد جناب مولوی کلّن صاحب قبلہ متولد ہوئے جس کا ذکر ہو چکا اور اسی سال منّے آغا صاحب رازؔ اجتہادی متولد ہوئے اور شباب آغا آپ کا تاریخی نام ہوا۔

[۴۰] اپنے والد ماجد خطیب اکبر کے انتقال کے بعد دو تین دن کے اندر انتقال کیا۔

[۴۱] ولادت ۲۴ / ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ۔ لکھنؤ کے مدرسۂ سلطان المدارس سے صدر الافاضل ہونے کے بعد ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں تکمیل علم کے لئے عراق تشریف لے گئے اور بحیثیت مجتہد ہندوستان واپس ہوئے۔

[۴۲] ولادت شوال ۱۳۱۳ھ

[۴۳] ولادت ۲۶ / رجب ۱۳۲۳ھ۔ اپنے والد علام سے تحصیل علم فرمائی۔ پھر الہ آباد یونیورسٹی سے مولوی، عالم، امامیہ سلطانیہ لکھنؤ سے صدر الافاضل، ناظمیہ سے ممتاز الافاضل اور لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب کی سندیں حاصل کیں۔ اس کے بعد ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں بغرض تکمیل نجف اشرف گئے۔ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں مراجعت ہوئی اور لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ مشرقیات میں عربی و فارسی کے مدرس ہو گئے۔

[۴۴] ولادت ۱۱ / ذی قعدہ ۱۳۴۱ھ

[۴۵] ۱۹۰۵ء میں عقد ہوا اور ۱۹۰۸ء میں انتقال ہو گیا (حالات خودنوشت جناب شگفتہؔ مدظلہ)

[۴۶] قصبۂ جلالی ضلع علی گڑھ میں پیش نماز تھے۔

[۴۷] مسجد تحسین علی خاں چوک لکھنؤ کے ملحق مکان میں مقیم تھے اور وہیں انتقال ہوا۔

[۴۸] آپ بھی ابتدائً مسجد تحسین سے متصل مکان میں مقیم تھے۔ پھر خان بہادر نواب سید مہدی حسین صاحب کے دور میں آپ کی وہاں سے بے دخلی ہوئی تو مختلف مقامات پر رہے۔ آخر میں کٹرہ ابوتراب خاں کے ایک مکان میں انتقال ہوا۔

[۴۹] ولادت ۶ / شوال ۱۳۰۶ھ

[۵۰] آپ کی بنا کردہ مسجد متصل حسینیۂ جناب جنت مآب موجود ہے جس میں ایک زمانہ میں جناب عماد العلماء میر آغا صاحب قبلہ نماز صبح پڑھاتے تھے۔ اب اس میں میں ماہ صیام میں بعد ظہرین موعظہ کرتا ہوں۔

[۵۱] ان کا مکان پاٹانالہ، لکھنؤ میں جناب زبدۃ العلماء سید علی نقی صاحب قبلہ کے امامباڑے سے قریب اس جگہ تھا جو فیل خانہ کے نام سے مشہور تھی۔

